سوال

(29) انجمن کی بقا اور دینی تعلیم کے لیے زکاۃ اکٹھی کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یہاں انجمن کی بقا اور تعلیمی ودینی خدمات کے لئے ایک فنڈ بنایا گیا ہے۔ جس میں فی الحال دس ہزار روپے جمع ہو چکے ہیں اور ماہانہ چندے اس کے علاوہ ہیں یہ دس ہزار کی رقم لوگوں نے زکوۃ میں دی ہے دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا یہ زکوۃ کا صحیح مصرف ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زکوۃ کے مصارف منصوصہ میں ایک مصرف فی سبیل اللہ بھی ہے۔ سبیل اللہ سے کیا مراد ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔ دو قول زیادہ مشہور ہیں۔جمہور کے نزدیک صرف مجاہدین وغزاہ مراد ہیں شمس الدین ابن قدامہ الشرح الکبیر علی متن المقنع میں لکھتے ہیں: لاخلاف فی انہم االغزاۃ لان سبیل اللہ عند الاطلاق ہو الغزوا نتہی ان لوگوں کے نزدیک زکوۃ وعشر کی رقم علوم شرعیہ کی ترویج واشاعت اجراء مدارس ارسلا دعاۃ وتبلغین تاسیس وبقاء انجمن ہائے اہل حدیث پر صرف کرنے جائز نہبن اسی کے بر خلاف بعض علماء کا یہ خیال ہے کہ فی سبیل اللہ کے ذریعہ ایک جامع وحاوی مقصد کا دروازہ کھول دیا گیا ہے۔ جس میں دین وامت کے مصالح کی ساری باتیں آگئی ہیں مثلا قرآن اور علوم شرعیہ کر ترویج واشاعت مدارس کی تاسیس واجراء دعاۃ ومبلغین کی ترسیل ہدایت وارشاد کے تمام مفید سائل جن انجمن ہائے اہل حدیث کی تاسیس وبقاء اوران کے ذریعہ تبلیغی ودینی خدمات میں داخل ہیں۔ سید رشید رضا مرحوم اب قدامہ کی تردید لکھتے ہیں:

(ہذا غیر صحیح! بل سبیل اللہ ہو الطریق الموصل إلی مرضاتہ وجنتہ وہو الإسلام فی جملتہ، وآیات الإنفاق فی سبیل اللہ تشمل جمیع أنواع النفقة المشروعة، وماذا یقول فی آیات الصد والإضلال عن سبیل اللہ والہجرة فی سبیل اللہ؟ بل لایصح أن یفسر سبیل اللہ فی آیات القتال نفسہا بالغزو؛ لأن القتال ہو الغزو، وإنما یکون فی سبیل اللہ إذا أرید بہ أن یکون کلمة اللہ ہی العلیا ودینہ ہو المتبع، فسبیل اللہ فی الآیة یعم الغزو الشرعی وغیرہ من مصالح الإسلام، بحسب لفظہ العربی، ویحتاج التحصیص إلی دلیل صحیح

قلت: الراجح عندي أنہم الغزاة خاصة وإن کانت کملة سبیل اللہ بحسب لفظہا العربی عادة تشمل جمیع مصالح الاسلام العامة لکن المراد فی آیة مصارف الزکوة فیما أري واللہ اعلم بمراد کلامہ الغزو الشرعی خاصہ والدلیل علی ہذا التحصیص ماروی عن احمد (1) ومالک وابوداد ابن ماجہ وغیر ہمعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ: لِعَامِلٍ عَلَيْهَا، أَوْ لِغَازٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، الخ فقولہ: غاز فی سبیل اللہ نص فی ان المراد فی الایة ہم الغرزاة وعلی ہذا لایدخل فی سبیل اللہ الاغنیاء من اصحاب الدعوة والارشاد والہدایة والافتاء والتدریس وغیر ہم من الموظفین فی المعاہد الدینہ والمدارس االعربیة ولایدخل فیہا تاسیس تملک المعاہد والمدارس واقامتہا واعنتہا وعمیرہا وغیر ذلک مما یشبہ اب تک میرا خیال یہی ہے لعل اللہ یحدث بعد ذلک

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الزکاۃ

صفحہ نمبر 75

محدث فتویٰ